بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳　　رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۷ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھش | ۴ جمادی الاول ۱۳۶۴ھ | ۱۷ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۹۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج رشب کی گاڑی سے معہ اہلبیت اور خدام قادیان تشریف لائے۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ضعف ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ لیکن پہلے سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

آج ۷ بجے شام محترم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب موگا کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی حضرت مولوی شیر علی صاحب بھی شریک ہوئے اور دُعا فرمائی۔

چودھری نور محمد صاحب محلہ دار العلوم نے اپنے لڑکے عفور احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔

سرزمین عرب اور جماعت احمدیہ

(از ایڈیٹر)

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ "عرب ممالک میں اسلامی شریعت آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہے" اور یہ تسلیم کر لینے کے بعد کہ "قوم پرستی اور ملکی سیاست کے دائرے میں اسلام کے اثر کو نظر انداز کیا جا رہا ہے"۔ ہر مسلمان کو بہت سخت صدمہ پہنچنا چاہیئے۔ اور اسے یہ فکر لگ جانا چاہیئے۔ کہ عرب ممالک میں اسلامی شریعت کو قائم کرنے اور زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام کے اثر کو قائم کر دینے کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہر ممکن کوشش سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن مسلمانوں کی دینی اور دنیوی امور میں راہ نمائی کرنے کے دعویداروں اور اپنے آپ کو اسلام کے سب سے بڑے خیر خواہ سمجھنے والوں کی عقل پر کچھ ایسا پردہ پڑ گیا ہے۔ کہ وُہ اتنا بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ عرب ممالک میں شریعت اسلامیہ مٹ رہی ہو۔ تو مسلمان ذرہ بھر رنج و ملال کا بھی اظہار کریں۔ کچھ کرنا کرانا تو الگ رہا چنانچہ اخبار "زمزم" کا جو اقتباس گوشتہ پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔ اس میں یہی کہا گیا ہے۔ کہ "ہمیں اس پر متوحش ہونے کی ضرورت نہیں"۔ خطہ عرب سے اسلامی شریعت کے مٹنے اور ختم ہونے پر کیوں متوحش ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس کی وجہ بھی سن لیجئے۔ ارشاد ہوا ہے:۔ "اسلام کی ساخت میں یہ طاقت موجود ہے۔ کہ وُہ از سر نو انقلاب پیدا کر دے۔ اور عالم اسلام کو ایک نئی طاقت دے کر اپنے مرکز میں لے آئے۔ بے شک اسلام کی ساخت میں از سر نو انقلاب پیدا کر دینے کی طاقت موجود ہے۔ لیکن یہ طاقت اس وقت بھی تو موجود تھی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اسلام نازل ہوا تھا۔ کیا اس وقت یہ طاقت اسپنے آپ ظہور پذیر ہو گئی تھی۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اور آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونے والے دوسرے سعادت مند دل نے اپنا سب کچھ اس کے لئے پیش کر دیا تھا۔ اور سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا تھا۔ کون نہیں جانتا۔ اور جسے معلوم نہ ہو وہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کرے۔ کہ اسلام کی اس طاقت کے اظہار کے لئے جو عظیم الشان انقلاب پیدا کر سکتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے جاں نثار غلاموں نے وہ جانی اور مالی قربانیاں کیں۔ جن کی نظیر صفحۂ عالم پر کہیں نہیں مل سکتی۔ اور اسلامی شریعت کے مٹنے اور اسلام کے اثر کے زائل ہونے کی وجہ ہی یہ ہوئی۔ کہ مسلمان کہلانے والوں نے اسلام کی اشاعت اور حفاظت کے لئے وہ قربانیاں ترک کر دیں۔ جو قرون اولےٰ کے مسلمانوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چل کر کی تھیں۔ لیکن باوجود اس کے کہا جاتا ہے۔ کہ اب مسلمانوں کو کچھ کرنے کرانے کی ضرورت نہیں۔ اسلام کی ساخت میں ہی جو طاقت ہے وُہ خود بخود سب کچھ کر کے رکھ دے گی۔ جن لوگوں کی یہ ذہنیت یہ عقل و سمجھ اور یہ قوتِ فکر ہو ان کی حالت پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ اور جس قدر بھی دکھ محسوس کیا جائے تھوڑا ہے۔ مگر ستم تو یہ ہے کہ اس کی بھی اجازت نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ "زمزم" نے اعلان کر رکھا ہے۔ کہ

"ہم مسلمانوں کی حالت سے مایوس نہیں صرف وقت کے منتظر ہیں۔ اور جب وقت آئیگا۔ تو اسلام کی اجتماعی طاقت ہی اسلامی دنیا کے لئے راہ نما ثابت ہو گی"۔

بے شک آپ مایوس نہ ہوں مگر یہ تو بتا دیں آپ کس وقت کے منتظر ہیں؟ وہ وقت آپ کے لئے کیا لانے والا ہے؟ اس کے آنے کی علامات کیا ہیں؟ اور وہ وقت اور اس کی علامات مقرر کس نے کی ہیں؟ اگر آپ اتنا بھی نہیں جانتے۔ اور اگر جانتے ہیں مگر بتانا نہیں چاہتے تو غور فرمایئے۔ اس بارہ میں کوئی سر پھرا ہی آپ کے ساتھ متفق ہو سکیگا۔ اور آپ کی تائید کریگا۔ عقل و سمجھ کا ذرہ اپنے دماغ میں رکھنے والا تو اسے حقیقت سے کوسوں دور سمجھے گا۔

اس قسم کے قیاسات سے کام لینے اور ہوائی قلعے تعمیر کرنے والوں سے ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ آج تک صفحۂ عالم پر نہ کوئی وقت آیا۔ اور نہ آئندہ آئیگا۔ کہ ایک قوم اپنے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جائے۔ اور خود بخود ہی ان کے لئے انقلاب عظیم برپا ہو جائے ایسے لوگ جس قدر بھی انتظار کرنا چاہیں کر لیں۔ سوائے ناکامی اور نامرادی کے انہیں کچھ نہ حاصل ہو گا۔ بہتر ہے کہ وُہ ابھی سے اس وہم و گمان کو ترک کر دیں۔

یہ دردناک قصہ بیان کرنے کے بعد اور مسلمان کہلانے والوں کی ہمت و حوصلہ عزم و ارادہ کا ذکر کر دینے کے بعد خدا تعالےٰ کی اس جماعت سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔ جو دُنیا میں اسلامی شریعت کے قیام کے لئے کھڑی کی گئی ہے۔ اور جو دنیا کے دور دراز کونوں تک اعلائے کلمۃ اللہ کا فرض ادا کر رہی ہے۔ بلاشبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری دُنیا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی لائی ہوئی شریعت قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اور جماعت احمدیہ مکلف ہے کہ ساری دُنیا میں یہ فریضہ ادا کرے۔ لیکن خطہ عرب کا اس پر اتنا بڑا احسان ہے۔ کہ جس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔ یہ قابل احترام سرزمین جلوہ گاہ رب جلیل ہے۔ یہ بیت اللہ کی حامل ہے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد و مدفن ہے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ کی آخری آرامگاہ ہے۔ یہ اسلام پر پروانہ وار نثار ہو جانے والوں کی اولادوں کا وطن ہے۔ اس طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہیئے۔ اور ہر قسم کی تکالیف اٹھا کر اور مشکلات برداشت کر کے اس نعمت سے ان کو مالا مال کرنا چاہیئے۔ جسے ان کے آباء و اجداد نے ہمارے آباء کو دیا۔ اور پھر وُہ نعمت ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ پائی ؎

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سندھ میں احمدیت کی ترقی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک رویاء

اگر پورے طور پر زور دیا جائے تو بہت تھوڑے عرصہ میں کئی لاکھ احمدی ہو سکتے ہیں

سندھ میں جماعت احمدیہ کی ترقیات کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک رویا بھی ہے۔ اور حضور نے اسی رویا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء میں احباب کو سندھ میں تبلیغ کی طرف توجہ بھی دلائی تھی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا "..... ایک اور تجویز بھی ہے۔ اور وہ میری ایک رویا کے ماتحت ہے۔ میں رویا کی تفصیل تو نہیں بتا سکتا صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں بہتا جا رہا ہوں۔ اس حالت میں میں زمین پر پاؤں لگنے کے لئے دعا کرتا ہوں۔ مگر نہیں لگتے پھر میں نے یہ دعا کی کہ سندھ میں میرے پاؤں لگیں جب میں وہاں پہنچا تو وہاں میرے پاؤں لگ گئے۔ پچھلے دنوں جب ہندوستان میں بہت سی مشکلات تبلیغ کے رستہ میں پیدا ہو گئیں تو میں نے سندھ میں تبلیغ کرنے پر زور دیا۔ اور میں نے دیکھا خدا کے فضل سے چند ماہ میں چند گاؤں احمدی ہو گئے۔ میرا خیال ہے۔ اگر پورے طور پر زور دیا جائے۔ تو بہت تھوڑے عرصہ میں وہاں کئی لاکھ احمدی ہو سکتے ہیں۔۔۔۔"

حلقہ سندھ میں اب خدا کے فضل سے تیس جماعتیں قائم ہیں۔ اور بعض ان میں سے اپنی تنظیم اور تعداد کے لحاظ سے بہت بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ لیکن پچھلے سات ماہ میں (از ستمبر ۱۹۴۴ء تا مارچ ۱۹۴۵ء) ان تیس جماعتوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں صرف ۴۲ نئے افراد داخل احمدیت ہوئے اس تعداد بیعت سے ظاہر ہے۔ کہ حلقہ سندھ کی جماعتوں نے وہ تبلیغی رنگ پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جس سے وہاں تھوڑے عرصہ میں کئی لاکھ احمدی ہو جائیں۔ امید ہے۔ کہ ذمہ دار افسران۔ تمام جماعتیں اور تمام افراد حضور کے منشاء کے مطابق اپنی تبلیغی تنظیم کو مضبوط اور وسیع کریں گے۔ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو احمدی بنا کر دم لیں گے۔ نیز ایسے نوجوان جو تبلیغ کا شوق رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں گے کہ وہ دیہاتی مبلغین بننے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تا ان کے ذریعہ سندھ میں تبلیغی تنظیم کو وسیع کیا جائے۔ (نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

تاریخ وفات

چوہدری بدرالدین صاحب آف راہوں

محب حضرت مہدئ اسلام — کہ بدرالدین احمد جن کا تھا نام

صحابی تھے مسیحائے زماں کے — مہاجر خاص اس دارالاماں کے

رہے تیئس سال اس قادیاں میں — بہت سرگرم خدمات جہاں میں

صلوٰۃ وصوم کے پابند ازحد — مطیع منشاء ابناء احمد

ہیں ملکانے میں ان کے کارنامے — گواہ صدق واخلاص امامے

خدا جنت میں دے اعلیٰ مقامات — رہیں اولاد کے بھی اچھے حالات

سرا اکمل ہوا گم فکر فی الحال

کہا یغفر لہ ہے فوت کا سال

۱۳۶۴ھ

(۲)

مکرم بابو اکبر علی صاحب مرحوم

بابو اکبر علی صاحب کہ مخیر تھے بڑے — راہئ ملک بقا وارد فردوس ہوئے

پانچویں حصے کے موصی تھے صحابی مخلص — قومی کاموں میں بھی دلچسپی بہت لیتے تھے

تیسویں ماہ اگست آپ کی تاریخ وفات

سال فوت ان کا عیاں مغفرت اکبر سے

۱۹۴۴ء

اکمل عفا اللہ عنہ — مغفرت اکبر ۱۹۴۴ء

"ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے"

خدام الاحمدیہ ہر ایک میں "سچی تبدیلی" پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کریں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "میں نہیں چاہتا کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جائیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیہ نفس کا علم حاصل کرو۔ کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اس پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی جس کی ہم نے اصلاح کر دی لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ اور بالکل ایک نئے انسان بنجاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے۔ کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں...... فطرت اور عقلی حالت اور جذبات کی حالت میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہو جائے۔ تو کچھ بات ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔"

حضور علیہ السلام کی مذکورہ خواہش کو پورا کرنا "نظام تربیت" یعنی خدام الاحمدیہ کا نصب العین ہے۔ اور غدار ہے وہ خادم جو بوساطت تعلق باللہ وہمدردی مخلوق اپنے آقا کی اس خواہش کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

اقتصادی اور صنعتی ترقی کی سکیم کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ اخبار الفضل مورخہ ۴ اپریل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ گورنمنٹ ہند نے اپنی طرف سے طلباء کی ایک کثیر تعداد کو انگلستان اور امریکہ اور دیگر ممالک میں وظائف (مبلغ ۳۰۰ پونڈ سالانہ) پر اور باقی ایک ہزار طلبا کو اپنے ذاتی پرائیویٹ خرچ پر اعلیٰ تعلیم کے لئے امسال روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تا کہ ٹریننگ کے بعد وہ ہندوستان کی صنعتی اور اقتصادی سکیموں کو کامیاب طور پر چلا سکیں۔ جو طلبا گورنمنٹ کے وظیفہ پر تعلیم حاصل کریں گے۔ ان کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ٹریننگ کی تکمیل کے بعد کم از کم پانچ سال گورنمنٹ کی ملازمت کریں۔ گورنمنٹ کے ملازمین کو بھی درخواست بھجوانے کی اجازت ہے۔ عام طلبا کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان کی عمر ۱۹ اور ۳۰ سال کے درمیان ہو۔ لیکن گورنمنٹ کے ملازمین کی عمر اگر ۴۰ سال تک بھی ہو تو درخواست بھجوا سکتے ہیں۔

یہ معاملہ نہایت ہی اہم ہے۔ اور درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ اب ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء مقرر کی گئی ہے۔ تعلیمی معیار کیمسٹری۔ فزکس۔ باٹونی۔ زوالوجی۔ اگریکلچر۔ انجینئرنگ۔ میڈیسن۔ اقتصادیات وغیرہ میں کم از کم گریجویٹ ہو۔ پوری سکیم مختلف کالجوں اور گورنمنٹ کے دفاتر سے مل سکتی ہے۔ یا پھر منیجر گورنمنٹ پبلیکیشن دہلی سول لائنز سے تین آنے کے ٹکٹ روانہ کر کے منگوائی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر مزید معلومات حاصل کرنی ہوں۔ یا درخواست بھجوانی ہو تو مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط وکتابت فرمائیں۔ سیکرٹری سلیکشن بورڈ اوورسیز سٹوڈنٹس معرفت ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ہیلتھ اینڈ لینڈ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ۔

نوٹ:۔ مکمل سکیم کا ایک نسخہ اور درخواستوں کے چند فارم بھی احتیاطاً ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان کے دفتر میں منگوا لئے گئے ہیں۔ خاکسار عبد الاحد عفی عنہ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ قادیان۔

ایک رقم کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء میں دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کوئی صاحب مبلغ ۴۷/۸/۰ کی رقم زیر رسید ۳۰۵۱ (۳۴/۱۲/۲۷) بمد مساکین ۱/۰ بمد جلسہ سالانہ ۵/۱۲/۰ اور چندہ عام ۲۹/۱۲/۰ جمع کر گئے ہیں۔ لیکن دفتر کی غلطی سے داخل کنندہ کا نام درج نہیں ہوا۔ مہربانی فرما کر جس دوست کی یہ رقم ہو وہ فوری طور پر اپنے نام اور مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں۔ تا کہ ان کی جماعت کے حساب میں یہ رقم جمع کی جا سکے (ناظر بیت المال)

فارغ وقت کا مفید مصرف

آپ نے دسویں جماعت کا امتحان دیا ہے اور اب فارغ ہیں۔ تو قادیان آئیں۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے آپ کے لئے ۲۰ شہادت (اپریل) تا ۱۰ ہجرت (مئی) ایک مفید اور دلچسپ نصاب تجویز کیا ہے۔ وہ وقت جو آپ ضائع کر رہے ہیں۔ اس کی یہاں آپ کو پوری قیمت ملے گی۔ انشاء اللہ لکھ بھیجیں کہ کب قادیان پہنچیں گے۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تازہ سفر لندن کے شاندار نتائج

چند دن میں چھ اصحاب داخل اسلام ہوئے

شاہ البانیہ اور اعلیٰ طبقہ کے انگریزوں سے ملاقاتیں اور تبلیغی گفتگو

مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لندن کی طرف سے تازہ مکتوب جو بذریعہ ہوائی ڈاک موصول ہوا ہے۔ اس میں نہایت خوشکن باتیں درج ہیں۔ احباب پڑھیں۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر کریں۔ لکھتے ہیں۔

ایک مبشر خواب

گزشتہ سال میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک بہت بڑے مکان میں ہوں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کہیں تشریف لے گئے ہیں۔ کرنل ڈگلس حضور سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اور انتظار کر رہے ہیں۔ اتنے میں میں نے باہر گلی کیطرف جو نظر ڈالی تو دیکھا کہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب جا رہے ہیں۔ گلی ایسی ہے جس میں بڑے بڑے پتھر لگے ہوئے ہیں۔ گلی ہموار نہیں بلکہ بلندی کیطرف جاتی ہے جس وسیع کمرے میں میں کھڑا ہوں۔ اس کا دروازہ اس گلی میں کھلتا ہے۔ چوہدری صاحب اسکے پاس سے آگے نکلنے کو تھے۔ جو میں نے انہیں دیکھ لیا۔ اور چوہدری صاحب اندر تشریف لے آئے۔ صحت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور ان کے ساتھ چوہدری بشیر احمد صاحب اور چوہدری انور احمد صاحب ہیں۔ جب ہم کمرے کے وسط میں کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ تو چوہدری بشیر احمد صاحب غیر معمولی طور پر لمبے نظر آئے۔ گویا وہ مجھ سے دگنے لمبے دکھائی دیتے ہیں۔ کھانے کے متعلق میں نے ان سے کہا۔ اور دودھ کا ذکر آیا تو میں نے کہا دودھ راشن ہے۔ چوہدری بشیر احمد صاحب کہنے لگے کہ میں قریب کی دوکان سے لے آؤنگا میں نے کہا بہت اچھا۔ اس حالت میں تھے کہ آنکھ کھل گئی۔ طبیعت بہت خوش تھی۔ اس خواب سے میں سمجھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کامیابی اور ظفر بخشیگا۔ اور کوئی بہت بڑی بشارت ملے گی۔ اور احمد کی روشنی بھی پھیلے گی۔ بشیر احمد صاحب کے غیر معمولی لمبا ہونے سے میں سمجھا۔ کہ کسی غیر معمولی بشارت کے سامان پیدا ہونگے۔

اس دفعہ جب چوہدری صاحب تشریف لائے تو میں نے انہیں یہ خواب سنا دیا۔ چوہدری صاحب کی صحت بھی پہلے کی نسبت بہت اچھی تھی اور اللہ تعالےٰ نے ان کی تقریروں اور گفتگو دل میں ایک غیر معمولی اثر پیدا کیا۔ اور پریس نے خوب دلچسپی لی۔ ٹائمز میں تو میسیوں خطوط چوہدری صاحب کی تقریروں اور تجاویز کے متعلق شائع ہوئے۔ اور ٹائمز نے دو لیڈنگ آرٹیکل اسکے متعلق لکھے۔ اور چوہدری صاحب کا ایک مضمون دو کالم کا بھی شائع کیا۔ جسمیں آپ نے ہندوستان کے مسئلے کا حل تفصیل سے پیش کیا ہے پھر دوسرے روزانہ اخبارات میں بھی انکی تقریروں کا ذکر ہوا۔ سپیکٹیٹر اور مانچسٹر گارڈین اور سنڈے آبزرور وغیرہ میں بھی آپ کی تقریروں کے خلاصے شائع ہوئے۔ اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۱۲ جنوری کو مسجد اقصےٰ سے جو آواز بلند کی تھی۔ وہ فضائے آسمانی میں پھیلتی ہوئی لندن پہنچی۔ اور پھر لندن سے ریڈیو کے ذریعہ اکناف عالم تک پہونچی۔ اور اس طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدائے قادر و توانا سے جس تمنا کا اظہار کیا تھا۔ کہ وہ چاہے تو کمزور آواز میں بھی اثر پیدا کر سکتا ہے۔ وہ پوری ہو گئی۔ اور خدا تعالےٰ نے اس عاجزانہ التجا کو قبول فرمایا۔ یہ سیاسی رنگ کی ایک غیر معمولی بشارت اور ظفر و کامیابی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے عطا کی۔ لیکن اسکے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے چند دنوں میں اپنی طرف سے سلسلہ حقہ کی صداقت کا القاء کیا۔ اور ایسے سامان پیدا کر دیئے کہ چوہدری صاحب کے دوران قیام میں ہی چھ اشخاص کو سلسلہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔ اس خواب کی بناء پر میں نے ان میں سے مسٹر ملینرش کو بشیر الدین اور مسٹر پٹ کو انور احمد اور ایک ڈچ نوجوان کو ظفر اللہ نام دیا ہے۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت بخشے آمین

ظفر اللہ کوخ (Koch) کا خط

ظفر اللہ کوخ ڈچ نوجوان ہیں۔ پہلے نیوی میں تھے۔ اب آرمی میں ہیں۔ ان کے والد ڈچ آرمی مقیم بلجیم میں ڈاکٹر ہیں۔ اور ان کی والدہ لندن میں بی بی سی سے ہالینڈ کو ڈچ زبان میں خبریں براڈکاسٹ کرتی ہیں انہوں نے جماعت میں داخل ہونے کے تین روز بعد پانچ پونڈ کا چیک بھیجتے ہوئے لکھا:۔

میں جماعت میں داخل ہونے کی خوشی اور ممنونیت کی علامت کے طور پر یہ رقم بھیج رہا ہوں۔ اور آئندہ بھی حتی المقدور بھیجتا رہونگا۔ آپ کی امیدوں کے مطابق اپنے آپ کو ثابت کرنے کی کوشش کرونگا۔ اور دوسروں تک مذہب اسلام کی خوبیاں پہنچانے اور اپنے کو غیر مسلموں کے لئے ایک مثال بنانے کی کوشش کرونگا:

کنگ زاغ شاہ البانیہ سے ملاقات

شاہ البانیہ کے سیکرٹری کو میں نے خط لکھا کہ سر ظفر اللہ خان صاحب اور خاکسار ہز میجسٹی سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ممکن ہو تو تاریخ سے اطلاع دیں۔ شاہ البانیہ نے اسپر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے لنچ کے لئے ہم دونوں کو دعوت دی۔ تاریخ کے لئے فرمایا کہ جب سر ظفر اللہ خان صاحب کو فرصت ہو۔ ۱۴ مارچ تاریخ بتائی گئی۔ اور انہوں نے لندن کے ایک مشہور ہوٹل میں دعوت کا انتظام کیا۔ مختلف امور پر ڈیڑھ گھنٹے کے قریب گفتگو ہوئی۔ دوران گفتگو میں احمدیت کے متعلق بھی ذکر آیا۔ شاہ البانیہ نے بعض سوالات کئے۔ جن کے چوہدری صاحب نے جوابات دیئے۔

کرنل ڈگلس ڈاکٹر ڈڈلی رائٹ اور مسٹر فلبی سے ملاقات

۱۶ مارچ بروز جمعہ تین اشخاص سے میں نے ملاقات کا وقت مقرر کر رکھا تھا۔ سب سے پہلے کرنل ڈگلس کے مکان پر گئے۔ چوہدری صاحب مجھ سے پہلے پہنچ گئے۔ مجھے ایک مزدور کی کام کی وجہ سے دیر ہو گئی۔ جب میں پہنچا۔ تو چوہدری صاحب سے گفتگو ہو رہی تھی۔ کرنل ڈگلس خدا تعالےٰ کو ایک مانتے ہیں۔ اور روح کے غیر فانی ہونے کے بھی قائل ہیں۔ چوہدری صاحب سے کرنل ڈگلس نے کہا۔ کہ سکاٹ لینڈ میں ان کے ایک رشتہ دار پریسبیٹرین پریسٹ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو تیسری صدی میں بت پرستوں سے تثلیث کا مسئلہ لے لیا۔ لیکن اسلام کے لئے میں بطور عزت و احترام اپنی ہیٹ اٹھاتا ہوں۔ جنہوں نے توحید کو قائم رکھا۔ کرنل ڈگلس اب ۸۵ سال کے ہیں۔ لیکن صحت اچھی ہے۔ ہنری مارٹن کلارک کے مقدمہ کے حالات بھی سنائے۔ کہ کیسے چند الو گے لیوا انہیں مقدمہ کی حقیقت معلوم ہو گئی۔

کرنل ڈگلس سے ملکر ہم لندن کے شمالی کونے میں پہنچے۔ جہاں ڈاکٹر ڈڈلی رائٹ رہتے ہیں۔ ان سے ایک گھنٹے کے قریب گفتگو ہوئی۔ جس میں سلسلہ کا بھی ذکر آیا۔ چوہدری صاحب نے ان سے کہا کہ سلسلہ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ایک ذریعہ دعا بھی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے اگر کوئی صدق دل اور دلی تڑپ سے دعا کرے۔ تو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے سلسلہ کی حقیقت اس پر ظاہر کر سکتا ہے۔

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسٹر فلبی اور خاکسار کو الیتھینیم کلب میں لنچ کی دعوت دی۔ ڈاکٹر ڈڈلی سے رخصت حاصل کر کے کلب پہونچے لنچ پر اور اسکے بعد مسٹر فلبی سے مذہبی امور کے متعلق گفتگو ہوئی۔ اور چوہدری صاحب نے انہیں قادیان آنے کے لئے دعوت دی۔ کہ وہ تشریف لائیں۔ اور کم از کم تین چار ماہ وہاں قیام کریں۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ ضرور ہندوستان جانے کی کوشش کرینگے۔

کلب سے فارغ ہو کر سیدھے مسجد پہنچے۔ اور چوہدری صاحب نے خطبہ جمعہ اسلامی تعلیم کے مکمل ہونے پر پڑھا۔ جس میں انفرادی اور جماعتی تکمیل کے متعلق اسلامی تعلیم بیان کی۔ اور اسی ضمن میں نظام جماعت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔

لورڈ ملینز برگ کے پاس قیام

ایام قیام میں چوہدری صاحب بھر اپنے دوست لارڈ ملینز برگ کے پاس دو تین روز کے لئے گئے۔ جب ملے تو انہوں نے کہا کہ میں گزشتہ تین ہفتوں سے بیمار ہی رہا ہوں۔ آج ہی باہر نکلا ہوں پھر خود ہی مذہبی باتیں شروع کر دیں کتابوں کے متعلق کہا کہ میں نے پڑھی ہیں۔ اور پھر دوبارہ پڑھونگا۔ آپکی موومنٹ نہایت اعلےٰ اور بلند پایہ اخلاقی اصولوں پر مبنی ہے پھر مسیح کے جی اٹھنے اور آسمان پر جانے اور تعلق باللہ وغیرہ امور کے متعلق سوالات کئے جن کے چوہدری صاحب نے جوابات دیئے۔ اور کہا کہ اگر اپنی ہدایت کے لئے اپنے خالق ہی سے دعا کریں۔ تو اللہ تعالےٰ آپ کی راہ نمائی فرما سکتا ہے:

خاکسار جلال الدین شمس از لندن۔

کمال القرآن — فی الرد — تاویل القرآن

ایک پادری اکبر مسیح نے ایک کتاب تاویل القرآن لکھی۔ جس میں مصنف مذکور نے قرآن شریف کو ناقص محرف ومبدّل ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی ہے۔ نیز احادیث نبوی کو بے سروپا قصے قرار دیا ہے۔ پہلے میں قرآن کریم کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

قرآن مجید کی حفاظت کے منجملہ دیگر صدہا دلائل میں سے ایک دلیل بیشمار منہ بولتے حفاظ ہیں اور آج تک کسی دوسرے مذہب والوں کو جرأت نہیں ہوئی کہ اس کی نظیر لاتے۔ اس سے بڑھ کر ایک بڑا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت ہے۔ جو عین ضرورت کے وقت قرآن مجید اور زندہ اسلام کو دیگر ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ نے نہ صرف کلام پاک کو کامل واتم ثابت کیا بلکہ غیر مذاہب پر حجت قائم کرنے کے لئے ایک رقم خطیر پیش کرکے ان کو چیلنج بھی دیا۔ مگر آج تک کسی عیسائی پادری سناتن دہرمی برہمو سماجی یا کوئی اور کسی فرقہ سے تعلق رکھنے والے مقابل پر نہ آئے۔ اور آج تک یہ چیلنج جو قرآن پاک کی شان کا بین اور واضح ثبوت ہے۔ قائم ہے۔

دوسرا ثبوت قرآن کی حفاظت کا یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں کئی فرقے پائے جاتے ہیں۔ یہ خیال کر لینا درست نہیں کہ مسلمان شروع سے ہی متحد چلے آتے ہیں نامعلوم انہوں نے اس میں کیا کیا تبدیلیاں کیں اور بوجہ متحد ہونے ایک دوسرے کا راز فاش نہ کیا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں کے دو گروہ انصار اور مہاجر میں ایک اختلاف عظیم دربارہ خلافت نبوی پیدا ہو گیا تھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وقت میں تو اور بھی شدت اختیار کر گیا اور آج تک سنی اور شیعوں میں اختلاف چلا آرہا ہے۔ اگر ایک فریق ذرا بھی تحریف کر دیتا تو فریق مقابل آسمان سر پر اٹھا لیتا۔ مگر باوجود ان سخت اختلافات کے دونوں فریقوں کے پاس مصحف عثمانی موجود ہے

تیسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ قرآن کریم میں ہر نوع کی دینی سچائیاں موجود ہیں۔ اور دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ سے بڑھ کر موجود ہیں۔ توحید کے مسئلہ کو ہی لو۔ جس قدر سورۃ اخلاص کی ایک سطر میں مضمون توحید ہے۔ وہ تمام توریت بلکہ ساری بائیبل میں نہیں پایا جاتا یا کسی برہمو سماج آریہ سماج یا دہریہ کے شبہات کو انجیل کے ذریعہ سے عقلی طور پر رد کر دکھلاؤ۔ پھر کس منہ سے دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ قرآن انجیل کا محتاج ہے؟

ہم قرآن پاک کی تائید میں فرانس کے مشہور فاضل کانٹ ہنری کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب اسلام میں لکھتا ہے۔ (جس کا ترجمہ فرانسیسی سے عربی میں ۱۸۹۸ء میں کیا گیا۔)

"ان روایات کا پتہ لگانا جن سے یہ ثابت ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں یہودیوں اور ستارہ پرستوں کے عقائد بالمشافہ حاصل کئے تھے۔ فائدہ سے خالی نہیں کیونکہ اس سے ان مقامات کی تشریح ہوتی ہے جہاں قرآن اور تورات کی آیتیں ہم مضمون ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ دوم درجہ کی بحث ہے۔ کیونکہ گو یہ فرض کر لیا جائے کہ قرآن آسمانی کتابوں سے ماخوذ ہے۔ لیکن یہ مشکل حل نہیں ہوتی کہ محمدؐ میں مذہبی روح کیونکر پیدا ہوتی اور وحدانیت کا ایسا مضبوط اعتقاد کیونکر پیدا ہوا جو ان کی روح پر بالکل چھا گیا"۔

پھر لکھا ہے۔

"یہ محال ہے کہ یہ اعتقاد تورات اور انجیل کے مطالعہ سے پیدا ہوا ہو اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کتابوں کو پڑھا ہوتا تو ان کو اٹھا کر پھینک دیتا کیونکہ وہ ان کی فطرت اور وجدان اور مذاق کے مخالف تھیں۔ اس قسم کے اعتقاد کا محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زبان سے ادا ہونا ان کی زندگی کا سب سے بڑا منظر ہے اور وہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ رسول صادق اور پیغمبر تھے"۔

چوتھا ثبوت قرآن کریم کا یہ ہے یعنی قرآن کی آیتیں ایسی لطیف وموزون ہیں کہ باوجود نثر کے شعر معلوم ہوتی ہیں۔ حالانکہ اشعار نہیں اور سہل ہونے کے اعتبار سے جلد حفظ ہو جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بکثرت حفاظ موجود ہیں۔ صرف ہندوستان میں دو لاکھ حافظ قرآن پائے جاتے ہیں۔ لیکن دوسری کتب ایسی نہیں۔ اگر چند سطریں کسی بچہ کو انجیل اور قرآن کی حفظ کرنے کیلئے دی جائیں۔ تو قرآن مجید کی آیات جلد حفظ کر لیگا۔ خواہ عربی اس کی مادری زبان ہو یا نہ۔ مگر انجیل کے فقرات یاد نہ ہونگے۔

پانچواں ثبوت قرآن پاک کا شروع ہی سے بکثرت شائع ہونا ہے۔ حالانکہ اس وقت سامان چھپائی میسر نہیں تھے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت معاویہ رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے مابین جو جنگ ہوئی۔ اس میں معاویہ کی طرف سے پانسو قرآن شریف نیزوں پر بلند کئے گئے۔ نیز اسلامی بادشاہوں نے اپنے عہد حکومت میں اس کی اشاعت کی

پانچواں ثبوت اسلام کا غیر ممالک میں پھیلنا ہے۔ اسلام مغرب میں جلدی پھیل گیا۔ اور وہاں کے لوگوں نے جلدی عربی لکھنا پڑھنا سیکھ لی۔ اور اسلام کا پھیلنا دوسرے الفاظ میں خود قرآن پاک کی اشاعت تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آجکل جو یورپ میں مختلف علوم وفنون رائج ہیں۔ وہ مسلمانوں سے لئے گئے ہیں حتیٰ کہ علم موسیقی بھی Spain کے مسلمانوں سے سیکھا گیا۔ چنانچہ مسٹر موتی لال ماتھر ایم اے اپنے مضمون مطبوعہ رسالہ "مولوی دہلی" میں لکھتے ہیں:۔

"یہ ایک حیرت انگیز اور تعجب خیز امر ہے۔ کہ مسلمان صرف چند برسوں کے اندر تقریباً نصف دنیا پر چھا گئے۔ اور ایک طرف تخت وتاج نصف عالم کے مالک بن گئے۔ تو دوسری طرف علوم وفنون کے دریا بہا دیئے۔"

اب میں قرآن پاک کی تائید میں غیر مسلموں کے حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ (اول سر ولیم میور لکھتے ہیں:۔ "دنیا کے پردہ پر غالباً قرآن کے سوا اور کوئی کتاب ایسی نہیں۔ جو بارہ سو سال کے طویل عرصہ تک بغیر کسی قسم کی تحریف و تبدیل کے اصلی صورت میں محفوظ رہی ہو۔.... ہماری اناجیل کا مسلمانوں کے قرآن کے ساتھ مقابلہ کرنا جو بالکل غیر محرف ومبدل چلا آیا ہے۔ دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ جن میں آپس میں کوئی بھی نسبت نہیں۔ ..... اس بات کی پوری پوری اندرونی اور بیرونی ضمانت موجود ہے۔ کہ قرآن اب بھی اسی شکل وصورت میں ہے۔ جس میں کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔".....

"تاہم یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ قرآن کی ہر آیت محمدؐ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے لیکر آج تک اپنی اصلی اور غیر محرف صورت میں چلی آئی ہے"۔ (دیباچہ لائف آف محمدؐ صفحہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۶)

دوم۔ نولدیکی مشہور جرمن مستشرق لکھتا ہے۔ "آج کا قرآن بعینہ وہی ہے۔ جو صحابہؓ کے وقت میں تھا"..... "یورپین علماء کی یہ کوشش کہ قرآن میں کوئی تحریف ثابت کریں قطعاً ناکام رہی ہے"۔ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ قرآن)

پھر سر ولیم میور لکھتے ہیں۔

"What we have, Though Possibly created and modified by himself is still his own"

"یہ قرآن اگر محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود ہی بنایا ہو یا کچھ اپنی طرف سے تبدیلیاں کردی ہوں تاہم وہی ہے۔ جو انہوں نے پیش کیا تھا" (The Life of Mohammad)

اسی طرح اور بہت سے اقوال ہیں مثلاً ٹالسٹائی۔ ڈیون پورٹ۔ کارلائل۔ ڈاکٹر ٹیلر وغیرہ جو قرآن کی حفاظت میں لکھے ہیں۔

اکبر مسیح صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ اے محمدیو! تمہارا قرآن تو انجیل کا مصدق ہے۔ اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اس کے ماننے کے بغیر تو تمہارا چارہ ہی نہیں۔ مگر پادری صاحب کو مصدق کی حقیقت معلوم نہیں۔ واضح ہو۔ کہ انجیل ایک یونانی لفظ ہے جو انگلیون سے معرب ہے جس کے معنے ہیں خوشخبری اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ بشارت یا خوشخبری کس کے متعلق ہے۔ اگر کہو کہ خود مسیح کے تجسم کے متعلق ہے۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ پیدائش سے بہت بعد مسیح اپنے حواریوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ "چلتے چلتے یہ منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی"۔ (متی ۱۰/۲ لوقا ۱۰/۹) اس سے ظاہر ہے۔ کہ خوشخبری یا آسمان کی بادشاہت سے اگر تجسم مسیح مراد ہوتا تو مسیح اور اس کے حواریوں کے تبلیغی الفاظ یہ ہوتے کہ مسیح نے تجسم اختیار کیا ہے۔ آسمان کی بادشاہت شروع ہو گئی نہ کہ نزدیک آگئی۔ پس اس سے مراد بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے نہ کچھ اور۔

پس یہ غلط ہے۔ کہ قرآن پاک متی مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ پولوس تمطاؤس کا مصدق ہے اور ان کی تحریر کو الہامی تسلیم کرتا ہے۔ ہاں الہامی

کلام وہ تھا۔ جو مسیح ان کتب کے مرتب ہونے سے پہلے بنی نوع کو پہنچا چکا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح فرماتے ہیں:۔ "انہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔ اب انہوں نے جانا ہے کہ سب چیزیں جو تو نے مجھے دیں۔ تیری طرف سے ہیں۔ اس لئے میں نے وہ کلام جو تو نے مجھے دیا ہے۔ انہیں پہنچایا"۔ (یوحنا ۱۷/ ۷-۸)

اب دوسرا سوال احادیث نبوی کے متعلق ہے۔ لیکن کیا اکبر مسیح صاحب اس بات کو بھول گئے۔ کہ ان کی الہامی کتاب انجیل کا ماخذ بھی روایات ہی ہیں۔ اگر احادیث نبوی اس وجہ سے قابل اعتراض ہیں۔ تو پھر عیسائیوں کو اپنے مذہب سے ہی ہاتھ دھونے پڑینگے۔

لطف یہ کہ علم احادیث کے اہتمام میں جن اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان سے کئی گنا کم بھی اناجیل وغیرہ کے جمع و ترتیب میں نہیں دکھا گیا۔ احادیث کا جمع ہونا بعض صحابہ کے زمانہ سے شروع ہؤا۔ اور تابعین سے زھری ربیع صبیح اور سعید وغیرہ نے جمع کرنا شروع کیں۔ لیکن انہوں نے احادیث کو ترتیب وار نہ لکھا۔ مگر صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ وغیرہ کی احادیث کو ملا کر لکھا۔ اور جب تیسرا طبقہ پیدا ہؤا۔ تو انہوں نے بڑی کوشش سے فقہ کے ابواب کی طرح لکھا۔ یعنی صلوٰۃ و صوم و زکوٰۃ کے علیحدہ علیحدہ ابواب باندھے۔ اور ہر قسم کی احادیث کو الگ الگ ابواب و افصال میں ضبط کیا۔ اس طبقہ کے لوگوں میں سے مدینہ منورہ میں امام مالک رح نے جن کی پیدائش ۹۵ھ میں ہوئی۔ کتاب موطا لکھی۔ اور مکہ میں ابو محمد عبدالملک بن عبد العزیز بن جریج نے اور شام میں عبدالرحمٰن اوزاعی نے اور کوفہ میں سفیان ثوری نے اور بصرہ میں حماد بن سلمہ نے کتب احادیث تحریر کیں اور جب امام بخاری صاحب کی نوبت آئی۔ تو انہوں نے بڑی جد و جہد سے ایک کتاب میں بڑی قوی احادیث جمع کیں۔ جن کے تمام راوی عادل تام الضبط ہوں۔ اور جن احادیث کے رواۃ میں سے کسی راوی میں کچھ عدالت یا ضبط کا پاس نہ تھا۔ اسکی حدیث کو ترک کر دیا گیا۔ غرض مسلمانوں کو چونکہ اول ہی سے اس بات کا بڑا اہتمام رہا ہے۔ کہ کوئی وضعی حدیث صحیح حدیث کا درجہ نہ پا سکے۔ اس لئے انہوں نے نہایت محنت اور کوشش سے صحیح اور غیر صحیح احادیث میں امتیاز کیا۔ ایسا ضابطہ باندھا۔ کہ ہر کوئی اس کے ذریعہ صحیح اور غیر صحیح میں فرق کر سکے۔ اور بڑی محنت سے کتب اسناد تصنیف کیں۔ تا ان سے معلوم ہو سکے۔ کہ فلاں حدیث کے راوی کیسے تھے۔ کس زمانہ میں پیدا ہوئے۔ اور کب فوت ہوئے۔ اور کیا مذہب رکھتے تھے۔ انکی عدالت و دیانت و ذہانت کیسی تھی۔ ان کا حافظہ کیسا تھا۔ پس اس ضابطہ کی رو سے اگر ثابت ہو۔ کہ حدیث کا راوی عاقل مسلم۔ عادل۔ تام الضبط ہے۔ تو معتبر نہیں۔ تو غیر معتبر شمار کیا جاوے گا۔

عدل کہتے ہیں۔ کہ پرہیزگار ہو۔ شرک۔ جھوٹ بدعت۔ فسق سے بیزار ہو۔ اور ان چیزوں سے جو خبیث ہیں۔ مثلاً کسی چیز میں سے کچھ چرا لیا۔ رذیل اور سفیہ اشخاص کی مجلس میں نشست و برخاست نہ کرتا ہو۔ اور اگر ثابت ہو جاوے۔ کہ اس نے ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی حدیث کی روایت میں دیدہ دانستہ کذب بیانی سے کام لیا۔ تو حدیث مروی اسکی غیر معتبر شمار ہو گی۔ پھر اگر حدیث میں جھوٹ بولنا کہیں ثابت نہ ہؤا۔ مگر معاملات دنیوی میں جھوٹ بولا ہو۔ تو اسکی حدیث کا بھی اعتبار نہیں۔ اسی طرح فاسق کی حدیث بھی غیر معتبر ہے۔ تام الضبط کہتے ہیں کہ راوی روایت کرنے کے زمانہ تک اس حدیث کو خوب یاد رکھتا ہو۔ خواہ لکھ کر یا حفظ کر کے جیسے اکثر محدثین کی عادت تھی۔ اور اس سے غافل نہ ہو۔ اس کا حافظہ برا نہ ہو۔

اب ذرا انصاف سے غور کریں۔ کہ کن زبردست اصول کو مدنظر رکھ کر احادیث کو جمع کیا گیا۔ مسیحی صاحبان کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ امام مالک ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ اگر بالفرض کہدیں کہ تقریباً ۱۵۰ھ میں امام موصوف نے احادیث کے جمع کرنے کا اہتمام کیا۔ تو بھی مضائقہ کی بات نہیں۔ اگر مسیحی اس عرصہ کو ایک لمبا عرصہ قرار دیں تو ذرا اپنے ہاں دیکھیں۔ امثال کی کتاب کے پانچ ابواب ۲۷۰ برس کے بعد روایات زبانی سے جمع کر کے اس میں ملائے گئے (دیکھو ایڈم کلارک کی تفسیر جلد سوم زیر آیت امثال ۲۵ب ۱) یہ صرف ایک حوالہ نہیں بلکہ ان کی ساری الہامی کتاب روایت کے ذریعہ جمع و مرتب ہوئی اور خود یہ لوگ روایات کو جو آئین غیر مکتوب ہیں۔ آئین مکتوب پر ترجیح دیتے ہیں۔ خاکسار:۔ بشارت احمد بشیر سندھی

لدھیانہ میں احرار کی تبلیغ کانفرنس

پچھلے دنوں لدھیانہ میں احرار نے ایک تبلیغ کانفرنس کا ڈھونگ رچایا۔ جس کے سلسلہ میں ایک لمبا چوڑا پوسٹر بعنوان عظیم الشان تبلیغ کانفرنس بھی شائع کیا۔ اور عوام کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے پوسٹر کی پیشانی کے نیچے جلی قلم سے لکھا:۔

زیر صدارت نوابزادہ نواب سردار محمد محمود احمد خانصاحب لغاری صدر آل انڈیا تحریک تنظیم اہلسنت والجماعت رئیس آف چوٹی ضلع ڈیرہ غازیخان

حالانکہ پریس صورت یہیں کے مقولہ کے مطابق کانفرنس کی کامیابی کا اندازہ بالغ نظر حاضرین نے اس امر سے لگایا۔ کہ مجوزہ صدر صاحب نہ صرف جلسہ گاہ میں بلکہ شہر لدھیانہ میں ہی تشریف نہ لاسکے۔ داعیان جلسہ کی جو فہرست پوسٹر میں دی گئی تھی۔ ان میں سے صرف ایک صاحب ایسے ہیں۔ جو میونسپل کمشنر ہیں۔ اور معززین شہر میں شمار ہوتے ہیں۔ مگر وہ بھی کانفرنس کے تینوں دن کسی وقت بھی پنڈال کے اندر یا اس کے پاس نہیں دیکھے گئے۔ کیا ان کی شرافت ان کے رستے میں روک بن گئی؟

صدر صاحب کی ذاتی اور حالاتی کشش شہر کے پچھتر ہزار مسلمانوں کی نمائندگی کے دعویدار احرار کی کانفرنس میدان میلا روشنی کے مرکز میں پنڈال کا محل وقوع پھر میلہ روشنی میں پندرہ بیس سال کے بعد امسال ہزاروں لوگوں کا گروہ در گروہ اژدہام باوجود ان سازگار حالات کے جلسہ گاہ کے اندر کسی نشست میں بھی دو سو سے زیادہ نفوس کا اجتماع نہ ہؤا۔

احراری لیکچراروں نے اپنی تقریروں میں انسانیت سوز گند اچھالا۔ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ پر اخلاق سوز حملے کئے۔ ننگی اور فحش گالیاں دیں۔ انسانیت انکو سنکر شرم کے مارے منہ چھپا لیتی ہے۔ پھر جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت خیز اور اشتعال انگیز طریق پر عوام کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ اور اس بارے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا۔ اس اشتعال انگیزی کا نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ ادنیٰ طبقہ کے لوگ جو گندہ ازم کے لیڈروں کر کیچڑوں سے باہر ہو جاتے ہیں۔ راہ چلتے احمدیوں پر آوازے کستے بلکہ اکیلے دکیلے احمدی پر حملہ آور ہو کر مارنے پیٹنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ چھوٹے لڑکوں کو سنگسار کر کھینچتے ہیں۔ اور وہ دار البیعت میں ٹوٹی جوتیاں پھینک جاتے ہیں۔ اینٹیں مارتے ہیں۔ ڈاکھ پھینکتے ہیں۔ دیواروں پر گندی گالیاں لکھ جاتے ہیں۔ مگر ہم ان باتوں کو حوالہ بخدا کر رہے ہیں۔ یہ مقامی حکام کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کی گندی باتوں سے شہر کی فضا کو متعفن اور مسموم ہونے سے بچائیں۔ ہم تو دعا ہی کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم ہے:۔

گالیاں سنکر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
وہ اگر پھیلائیں بدبو تم ہو مشک تاتار

دنیا خوب جانتی ہے۔ کہ مجاہدان احرار جب سیاسیات کے میدان میں قدم رکھتے ہیں۔ تو نام لیتے ہیں وطن کا مگر کام کرتے ہیں اپنے جتن کا۔ اور جب علماء ھم مذہبی جامے اور شریعت کے لباس تقدس سے ملبوس ہوتے ہیں۔ تو ڈھونگ رچاتے ہیں تبلیغ اور اشاعت تہذیب کا مگر پروگرام ہوتا ہے مسلمانوں کی تخریب کا۔

احراری پنڈال کے بالمقابل صرف دو سو گز کے فاصلہ پر اہل حدیث کا جلسہ ہوتا رہا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً کا فرمان خداوندی پڑھ کر اہلحدیثوں کو اس بات پر کوسنے والے احراری مولوی کو کیوں انہوں نے احرار سے علیحدہ ہو کر اپنا جلسہ کیا۔ جماعت احمدیہ کی طرف جب ملتفت ہوتے تو مسلمانوں کو تلقین کرنے لگے۔ کہ یہ احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان سے کسی قسم کا میل جول نہ رکھو۔ یہ ایک ہی بام پر دو ہوائیں کیوں؟ سنئے اہل حدیث کا لاؤڈ سپیکر احرار کے جلسہ گاہ کی طرف منہ کر کے ان کی خرافات کے جواب میں کیا اعلان کرتا ہے:۔ "یہ لوگ (احراری) بدزبان۔ بدکردار۔ بدافعال۔ بدعہد اور مخالفان سنت رسول ہیں"۔

بدزبانی اور گند اچھالنے میں ملا محمد حیات سب سے پیش پیش تھے۔ اس شخص کو احراری کیمپ نے فاتح قادیان کا خطاب دے رکھا ہے۔ مگر ان لوگوں کا ذوق سیاست اور نظام جہانبانی بھی دنیا سے نرالا ہے۔ ان کے نوزائیدہ لیڈر محمد حیات نے اگر آج قادیان کو فتح کیا ہے۔ تو آج سے تیرہ چودہ سال پیشتر ماسٹر تاج لدھیانوی احرار کی طرف سے قادیان میں گورنری کے عہدہ جلیلہ پر کس طرح فائز تھے؟ آخر جب دیکھو کہ میلے کے تماشائی احرار کے جلسہ کی طرف بالکل التفات نہیں کرتے۔ تو ایک احراری مولوی صاحب [illegible]

... من چه می سرایم و طنبورهٔ من چه می سراید
... کیوں الاپ رہے ہیں؟

دو ماہہ نقشہ بیعت متعلقہ فروری و مارچ ۱۹۴۵ء

پراونشل اور ضلع وار امراء توجہ فرمائیں

فروری و مارچ ۱۹۴۵ء میں جماعت ہائے احمدیہ اندرون ہند میں صرف ۵۵۹ نئے افراد داخل احمدیت ہوئے۔ تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ ہندوستان کی ۷۳۵ جماعتوں میں سے صرف ۱۲۸ جماعتوں میں بیعت ہوئی۔ بعض اضلاع اور جماعتوں میں مطلق اضافہ نہیں ہوا۔ کیا پراونشل اور ضلع وار امراء اور جماعتوں کے دیگر ذمہ دار افسران کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ وہ جماعت میں اضافہ کے لئے پوری کوشش کریں؟

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری۔

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
	ضلع گورداسپور	
1	قادیان	12
2	ننگل کلاں	19
3	ننگل خورد	2
4	گورداسپور	1
5	دھرمکوٹ بگہ	1
6	شاہ پور امرگڑھ	3
7	بھوال	8
8	لودھی ننگل	2
9	تلعہ ٹیک سنگھ	3
10	گلانوالی	4
11	بنگار	1
12	دھرمکوٹ رندھاوا	4
13	بیری	5
14	کتھیرو چیچی	7
15	بگول گھوڑیواہ	3
16	بھینی میلواں	19
17	اوجلہ	23
18	طالب پور پنڈوری بھگو	1
19	ڈلہ	15
20	چہور یوالہ	22
21	چاوا قاضی کوٹ	1
22	دھاریوال	7
23	جاگووال بیٹ	3
	ایسے دیہات جہاں جماعتیں قائم نہیں	5
		131
	ضلع گوجرانوالہ	
24	گوجرانوالہ	1
25	تلونڈی موسیٰ خان	1
26	اکال گڑھ	2
27	حافظ آباد	1
28	پیرکوٹ	27
29	مدرسہ چٹھہ	15
30	کانوکی	1
31	مانگٹ اونچے	25
		73
32	پراونشل بنگال	72
	ضلع سیالکوٹ	
33	سیالکوٹ	3
34	دگانوالی	1
35	گورو وال بھوڑ نانوالہ	1
36	گھنوکے ججہ	1
37	بھڈال	1
38	پسرور	1
39	کھیوہ کلاسوالہ	5
40	بن باجوہ	1
41	داتہ زیدکا	2
42	گمٹھالیاں	1
43	جونڈہ	5
44	چانگریاں	3
45	رائے پور قادرآباد	1
46	دھرگ بیانہ	1
47	بدوملہی	3
48	میانی ڈوگراں	4
49	میانی نانوں	4
50	کوٹ کرم بخش	2
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	13
		55
	ریاست جموں و کشمیر	
51	چارکوٹ	2
52	پونچھ	1
53	سلواہ	2
54	گوئی نکوٹ دستاتی	4
55	درہ شیرخان	19
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	1
		29
	ضلع سرگودھا	
56	خوشاب	2
57	چک ۹۸ شمالی	1
58	چک ۳۳ ۲ ج	1
59	رڈا	17
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	1
		23
	حلقہ سندھ	
60	سکھر	2
61	کراچی	1
62	کوٹ احمدیاں	1
63	محمود آباد اسٹیٹ	1
64	ناصر آباد	2
65	محمد آباد اسٹیٹ	7
66	کنری	1
	ایسے دیہات جہاں جماعتیں قائم نہیں	6
		21
	ضلع لاہور	
67	لاہور	2
68	جوڑہ	13
69	لدھیکے بیوں	4
70	قصور	1
		20
	حلقہ یو-پی	
71	آگرہ	1
72	علی گڑھ	1
73	سہارنپور	1
74	لکھنؤ	5
75	امروہہ	5
76	رانڈھن	4
	ایسے شہر جہاں جماعت قائم نہیں	2
		19
	ضلع امرتسر	
77	امرتسر	5
78	اجنالہ	1
79	کوٹلی خیرہ	2
80	بھلانوالہ	1
81	سندر گڑھ	2
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	1
		12
	ضلع شیخوپورہ	
82	شیخوپورہ	1
83	سید والہ	1
84	دوست پور	4
85	کرتو	1
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	4
		11
	ریاستہائے پٹیالہ نابھہ و جیند	
86	سنور	1
87	سامانہ محمود پور	9
88	دھوری	1
		11
	ضلع ملتان مظفرگڑھ و بہاولپور اسٹیٹ	
89	ملتان	1
90	بہاولپور اسٹیٹ	3
91	مظفرگڑھ	1
92	علی پور مظفرگڑھ	1
93	دنیا پور	3
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں ہوئی	1
		10
	حلقہ اڑیسہ	
94	سونگھڑہ	1
95	کھدرک	2
96	کیرنگ	2
97	پوری	1
		6
	حلقہ مدراس مالابار۔ٹراونکور	
98	کنانور	2
99	سونگار	5
		7
	ضلع گجرات	
100	شیخ پور	1
101	گرد یا نوالہ	1
102	فتح پور	2
103	لنڈنگ	1
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	1
		6
	حلقہ حیدرآباد دکن	
104	حیدرآباد دکن	1
105	سکندرآباد	2
106	چنتہ کنٹہ خورد	3
		6
	حلقہ بمبئی	
107	بمبئی	2
108	پونا	1
109	احمد آباد	1
	ایسے شہر جہاں جماعت قائم نہیں	2
		6
	حلقہ بہار	
110	موسیٰ بنی مائنز	3
111	مونگھیر	1
	ایسے شہر جہاں جماعت قائم نہیں	1
		5
	ضلع جالندھر	
112	جالندھر	1
113	کریام	4
		5
	ضلع لائلپور	
114	ببلو پور	1
115	گوکھووال	1
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	2
		4
	ضلع فیروزپور	
116	فیروزپور	1
117	سکھانند	2
	ایسے دیہات جہاں جماعت قائم نہیں	1
		4
	ضلع ہوشیارپور	
118	ہیرم	2
119	سڑوعہ	1
		3
	حلقہ دہلی۔شملہ کرنال۔رہتک انبالہ وغیرہ	
120	انبالہ	1
121	دہلی	1
121	شملہ	1
	ایسے مقامات جہاں جماعت قائم نہیں	
		4
123	بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازی خان	3
124	پشاور صوبہ سرحد	1
125	رزمک ″	1
126	عارف والا ضلع منٹگمری	1
127	جہلم	1
128	راولپنڈی	1
129	متفرق ملٹری	9
		17
	کل میزان	559

تقرر عہدہ داران مجالس انصار اللہ

مندرجہ ذیل انجمنوں میں عہدہ داران مجالس انصار اللہ کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے فرائض منصبی کا سرانجام دہی میں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ بمبئی زعیم:۔ چودھری نواب الدین صاحب سپروائزر آرڈیننس ڈپو بمبئی — مہتمم تعلیم و تربیت:۔ خان صاحب فیض الحق خاں صاحب D.G.S.&.D. OFFIC مہتمم مال:۔ شیخ محمد شفیع صاحب لدھیانوی نیو آغا خاں بلڈنگ بمبئی — مہتمم تبلیغ پی پی۔ کے محی الدین صاحب ۱۴۲ Surekkay Street

(۲) مجلس انصار اللہ حیدر آباد سندھ:۔ زعیم۔ شیخ عظیم الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ

(۳) مجلس انصار اللہ خوشاب۔ زعیم۔ مولوی عبدالکریم صاحب۔ سکرٹری۔ ملک عمر خطاب صاحب

(۴) مجلس انصار اللہ غوث گڑھ ریاست پٹیالہ:۔ زعیم۔ حکیم عبدالرحمن صاحب قریشی — مہتمم تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ چودھری عبدالرحیم صاحب۔ مہتمم مال و عمومی:۔ چودھری ابراہیم صاحب نمبردار

(۵) مجلس انصار اللہ سکھے وال ملحقہ جماعت غوث گڑھ — مہتمم تبلیغ و تعلیم و تربیت:۔ چودھری سلیمان صاحب نمبردار۔ مہتمم مال و عمومی چودھری نور احمد صاحب۔

(۶) مجلس انصار اللہ لودھراں ضلع ملتان۔ زعیم منشی محمد نواب خان صاحب۔ سکرٹری مولوی محمد سلیم صاحب

(۷) مجلس انصار اللہ نوشہرہ ککے زئیاں:۔ زعیم:۔ میاں اللہ رکھا صاحب — مہتمم تبلیغ۔ شیخ عبدالغنی صاحب۔ مہتمم عمومی تعلیم و تربیت:۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ مہتمم مال:۔ شیخ میر محمد صاحب

(۸) مجلس انصار اللہ کوئٹہ:۔ زعیم میاں عبدالکریم صاحب ٹیلر ماسٹر۔ سکرٹری۔ حاجی غلام احمد صاحب گورالمنٹسی۔

(۹) مجلس انصار اللہ آگرہ زعیم:۔ محمد ہاشم صاحب

(۱۰) مجلس انصار اللہ مظفر گڑھ زعیم:۔ ملک علی حیدر صاحب سب انسپکٹر پولیس۔ سکرٹری میاں ناصر علی صاحب تمیم

(۱۱) مجلس انصار اللہ ملتان:۔ زعیم شیخ محمد حسین صاحب سوداگر چرم۔ سکرٹری:۔ چودھری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ تعلیم۔

(۱۲) مجلس انصار اللہ چک ۹۱ محمود آباد۔ زعیم۔ محمد اکبر صاحب۔ سکرٹری سراج الدین صاحب

(۱۳) مجلس انصار اللہ چاہ احمدیا نوالہ ضلع ملتان۔ زعیم چودھری امام الدین صاحب سکرٹری چودھری نذیر احمد صاحب

(۱۴) مجلس انصار اللہ مڈھ رانجھا:۔ زعیم۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب اول۔

قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

وصایا کی بحالی و منسوخی

(۱) محمد امام الدین صاحب موصی ۲۱۴ سیالکوٹ کی وصیت بوجہ وصولی بقایا حصہ آمد بحال کی گئی ہے۔

(۲) شیخ بشیر احمد خان صاحب گوجرانوالہ موصی ۶۱۰۹ کی وصیت بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کی جاتی ہے۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ

درخواست دعا

برادر مکرم مرزا سلطان احمد صاحب ساکن قصور نے اپنی اراضیات واقعہ قصور کے حقوق ملکیت حاصل کرنے کے متعلق عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ دائر کیا تھا۔ اب اس مقدمہ کے سلسلہ میں انہوں نے ہائیکورٹ لاہور میں سیکنڈ اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپیل کی حقیقی اور کامل منظوری اور کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں (خاکسار مرزا محمود بیگ اٹریٹ)

فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدی دوست اور ان کے والدین

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہوں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دیکر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کرلیں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام فرمائیں۔

نیز جماعت کے عہدہ داروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں۔ اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرما دیں۔ اور وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ کہ ان میں سے کون کونسے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے۔ تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کاروائی عمل میں لائی جا سکے (ناظر بیت المال)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ اپریل۔ پہلی امریکن فوج روہر کے اس علاقہ کو جس میں جرمن فوج گھری ہوئی ہے چیرتی ہوئی دوسری طرف جا پہنچی ہے اور نویں فوج سے جا ملی ہے۔ دونوں فوجیں ہیگن اور ڈرٹمنڈ کے درمیان آپس میں مل گئی ہیں۔ ہالینڈ میں کینیڈین دستے بڑھتے ہوئے بحیرۂ شمالی کے کنارے تک جا پہنچے ہیں۔ اور زدیلے کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو ایک اہم مقام ہے۔ دوسری برطانی فوج کے دستے ہمبرگ کے اور قریب جا پہنچے ہیں۔ اور اب صرف دس میل دور ہیں۔ بریمن کی بیرونی بستیوں سے اتحادی دستے اب صرف تین میل دور ہیں۔ میگڈا برگ کے جنوب میں دریائے ایلب کے کنارے نویں فوج نے جو دو مورچے بنائے تھے۔ جرمن توپوں کی گولہ باری نے چونکہ ایک پل تباہ کر دیا۔ اس لئے ایک مورچہ سے ہٹ کر دریا کے اس پار آنا پڑا۔ مگر دوسرے مورچہ کو مزید چار میل چوڑا کر لیا گیا ہے۔ میگڈا برگ میں ابھی دو تین ہزار جرمن سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ پہلی امریکن فوج نے لونیا کے نقلی تیل کے کارخانہ پر قبضہ کر لیا۔ یہاں سے شمال مغرب کی طرف ہیلے کے گلی کوچوں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی فوجوں کے بعض دستے اس وقت ڈرسڈن سے چالیس میل اور چیکوسلواکیہ کی سرحد سے صرف ۱۳ میل پر ہیں۔ فرانس کے جنوب مغربی کنارے پر گھری ہوئی جرمن فوج کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ اس علاقہ میں ایک لاکھ جرمن فوج ہے۔ جس نے بورڈو کا راستہ روک رکھا ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ روسیوں نے ویانا سے بڑھ کر ساں پالٹینی کے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو ویانا سے ۳۵ میل دور ریلوں اور سڑکوں کا اہم مرکز ہے۔ ویانا سے لنز جانے والی سڑک کا ۱/۳ روسیوں نے طے کر لیا ہے۔ جرمن بار بار یہ خبر دے رہے ہیں کہ مشرقی محاذ پر روسیوں نے فرینکفرٹ اور کسٹرن کے درمیان حملہ شروع کر دیا ہے۔ مگر ماسکو کے کسی اعلان میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

روم ۱۶ اپریل۔ اٹلی میں بولونیا جانے والی سڑک پر امولا کا تاریخی شہر دشمن سے چھین لیا گیا ہے۔ دریائے سلیرو کے پار آٹھویں فوج نے مضبوط مورچہ قائم کر لیا ہے۔

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ فلپائن میں امریکن فوج بگیو سے تین میل دور رہ گئی ہے۔ یہ مقام فلپائن گورنمنٹ کا گرمائی صدر مقام ہے۔

امریکن ہوائی جہازوں نے ہانگ کانگ پر حملہ کیا۔ ہند چینی میں بھی دشمن کے ٹھکانوں کی خبر لی۔ اوکے ناوا میں مٹووا کے جزیرہ نما پر پوری طرح قبضہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ امریکن فوج کریما گروپ کے ایک اور جزیرہ پر اتر گئی ہے۔

پیرس ۱۶ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ سابق جرمن چانسلر ہر فان پاپن کو روہر کے محدود علاقہ میں ان سپاہیوں نے گرفتار کیا۔ جو گلائیڈروں سے وہاں اترے تھے۔ انہوں نے پہلے اس کے لڑکے کو گرفتار کیا۔ اور پھر اسکی نشان دہی پر خود اسے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اسے بذریعہ ہوائی جہاز امریکہ بھیج دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ صدر روزویلٹ کے جنازہ میں شامل ہونے کے لئے مسٹر ایڈن انگلستان سے بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کل ایک سپیشل ٹرین سے لاش یہاں پہنچی ہے۔ سٹیشن سے وائٹ ہوس تک لوگ قطار در قطار کھڑے تھے۔

برلین ۱۶ اپریل۔ جرمنوں نے مارشل منٹگمری کے مقابلہ کے لئے مارشل بشی کو مغربی محاذ کا کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے۔ جو پہلے مشرقی محاذ پر ایک کمانڈر تھا۔

ٹوکیو ۱۶ اپریل۔ جاپانی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ امریکن ہوائی جہازوں کی بمباری کے بعد وزیر اعظم جاپان نے شاہی محل میں حاضر ہو کر جاپانی قوم کی طرف سے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ بمباری کے نتیجہ میں شاہی محل میں آگ لگ گئی۔

ماسکو ۱۶ اپریل۔ مارشل ٹیٹو نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ٹرائسی اور آسٹریا کے لوگ یوگوسلاویہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ ان کی خواہش پوری ہو گی۔ یہ دونوں بندرگاہیں گذشتہ جنگ کے بعد اٹلی کے حوالہ کی گئی تھیں۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ چینی ایجنٹ مقیم کلکتہ بنگال سے ۹۷ ہزار گز کپڑا خرید کر چین بھجوا رہا ہے۔ اس کے متعلق کونسل آف سٹیٹ میں اس بنا پر تحریک التواء پیش کی گئی۔ کہ اس سے بنگال میں کپڑے کی صورت حالات اور خراب ہو جائے گی۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ہندوستان نے چین سے پیراشوٹوں کے لئے اس شرط پر ریشم خریدی تھی۔ کہ چین ہندوستان سے ۹۷ ہزار گز کپڑا خرید سکیگا۔ تحریک التواء محرک نے واپس لے لی۔

واشنگٹن۔ ۱۶ اپریل۔ مسٹر ہیری ٹرومین جو امریکہ کے نئے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ معمولی حالت سے ترقی کر کے یہاں تک پہنچے ہیں۔ ابتدائی عمر میں آپ ایک اخبار میں دفتری اور بنک میں کلرک کا کام کرتے رہے ہیں۔ گذشتہ جنگ میں آپ بطور سپاہی بھرتی ہوئے۔ اور کرنل کے عہدہ تک ترقی پائی۔ آپ کے گھر میں اب تک نہ کوئی خادم ہے۔ اور نہ خادمہ۔ بلکہ آپ کی بیوی اپنے ہاتھ سے کھانا وغیرہ تیار کرتی ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ لارڈ ویول بذریعہ ہوائی جہاز جرمنی گئے۔ اور مارشل منٹگمری سے ملاقات کی۔

کلکتہ ۱۶ اپریل۔ برما میں ۱۴ ویں فوج کے مشینی دستوں نے گذشتہ چند روز میں دو ہزار جاپانیوں کو میکٹیلا کے رقبہ میں ہلاک کر دیا ہے۔ صرف ایک مقام پر بارہ سو جاپانیوں کی لاشیں ملیں۔ برطانی جنگی جہازوں کی کارروائی کے نتیجہ میں برما کی جاپانی فوجوں کو خوراک اور سامان جنگ پہنچنا مشکل ہو رہا ہے۔ اور اس وجہ سے برما کے جاپانی کمانڈر کو سخت تشویش لاحق ہو رہی ہے۔

کلکتہ ۱۶ اپریل۔ صوبہ میں گندم کی درآمد میں کمی کے پیش نظر سول سپلائی آفیسر نے حکم دیا ہے۔ کہ گندم کو پیستے وقت اس میں دس فی صدی جو ملائے جائیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ پہلی امریکن فوج کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ مشہور نازی لیڈر ریال ہنکلر نے خودکشی کر لی ہے۔ امریکن فوج نے اس کے مکان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اور جب اسے معلوم ہوا۔ کہ بچاؤ کی کوئی صورت نہیں۔ تو زہر کھا کر خودکشی کر لی۔

واشنگٹن ۱۶ اپریل۔ فوجی حلقوں کو امید ہے۔ کہ مغربی محاذ کی اتحادی فوجیں بہت جلد ڈرسڈن کے نواح میں روسیوں کے ساتھ مل جائینگی۔

لاہور ۱۶ اپریل۔ مارچ کے مہینہ میں نارتھ ویسٹرن ریلوے پر بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے کے جرم میں ۲۱۵۸ اشخاص سزایاب ہوئے۔ اور ان سے ۱۰۷۰۵ روپے بطور جرمانہ وصول ہوئے۔

کلکتہ ۱۶ اپریل۔ برما میں ۱۵ ویں ہندوستانی کور نے ٹانگوپ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو اراکان کے سمندری کنارے پر جاپانیوں کا رسد کا آخری اڈہ تھا۔ اور ان کے پروم کی طرف بچ نکلنے کا دروازہ بھی۔ ٹانگوپ کے جنوب میں ایک اونچی زمین پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔ گویا اراکان میں دشمن کا قریب قریب صفایا کیا جا چکا ہے۔ ٹانگوپ سے ۱۴۵ میل کے فاصلہ پر لیگیپان کے مقام پر ۱۵ ویں کور کے سپاہی ۱۳ مارچ کو اترے تھے۔ اور کشتی دستے ۱۳ اپریل کو ٹانگوپ میں داخل ہوئے تھے۔ ہندوستانی سپاہی اب تک اراکان میں اترنے والی فوجوں کو کشتیوں کے ذریعہ ہزاروں ٹن سامان پہنچا چکے ہیں۔ اور وہاں سے زخمیوں کو ہسپتالی جہازوں تک بھی لاتے رہے۔

واشنگٹن ۱۲ اپریل۔ مریانا کے اڈوں سے اڑ کر آج امریکن بمباروں نے ٹوکیو اور اس کے آس پاس کے صنعتی علاقوں پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ حملہ کا زور زیادہ جنوب مشرق کی ایک بستی پر رہا۔ جہاں بحری اور ہوائی جہازوں کے بہت سے کارخانے ہیں۔ جاپانی دارالسلطنت پر گذشتہ دو روز میں یہ دوسرا حملہ تھا۔ جس میں بہت نیچے اڑتے ہوئے بہت بڑی تعداد میں آتش افروز گولے پھینکے گئے۔

روم ۱۶ اپریل۔ اٹلی کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک جنگ کی آگ پورے زور کے ساتھ بھڑک اٹھی ہے۔ آٹھویں فوج نے اٹلی میں نیا حملہ ایک ہفتہ ہوا شروع کیا تھا۔ جس میں اتنے ہوائی جہازوں نے حصہ لیا۔ اور اس کثرت سے بم گرائے۔ کہ اس محاذ پر پہلے اسکی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ آج صبح پانچویں فوج نے بھی اپنا حملہ شروع کر دیا۔ اور دو اونچی جگہوں پر قبضہ کر لیا۔

دہلی ۱۶ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی کے جس علاقہ پر اتحادیوں کا قبضہ ہے۔ وہاں تار بھیجے جا سکتے ہیں۔ اور وصول بھی کئے جا سکتے ہیں۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ لارڈ ویول مفصلات میں رخصت منانے کے بعد واپس یہاں پہنچ گئے۔ اور وزیر ہند سے بات چیت شروع کر دی ہے۔

لنڈن ۱۶ اپریل۔ مغربی محاذ پر جرمن ٹینک ڈویژن کا کمانڈنگ معہ اپنے تمام سٹاف کے گرفتار کر لیا گیا ہے۔ امریکن فوج [illegible] میں داخل ہو گئی ہے۔